جلد ۴۲ نمبر ۳۵

مضامین غیبر

بابت ۱۹ ستمبر ۱۹۲۹ء

گراموفون

یہ بیڑا اُن کے ہر گھر میں ہے جیسا فضول اظہار ہے خورشید اپنی اس نظم میں فرنگی اور یورپ نوازی کے خلاف رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ایڈیٹر

ہیئت گراموفون اے بدے فلک ہم
از ز لفت ایران مفلس و گدا گرد مہ
دل مدہ بر آواز ے صنعت گراموفون
جیش و خود سری ایک نفس پر وری تا چند
از خیال سودائی جان بخشد ہاں زسود
بجنے وطن خواہان تا کجا ہیں گراموفون
عاقلان مدہ از گفت نام و ثروت خود را
بیش ازین مکن غفلت سکہ خود بشند
چند روز شب با نازی از پی ہوائے تن
اے سردی ترنم صنعت گراموفون

ظاہرت زبا یہ ول باطنت فزاید غم
ہاں زما چہ سمجھا بھی؟ اے عدو ئے اعظم
زہر قاتل است آرست کرد با جیا دم
ایں چہ بو العجب شیشہ است کا فرآورد و ماتم
کو طبیب تا بنہد زخم خوبش را مرہم
عاقبت کند تنگیس نام خطہ اعظم
یا خود آئے ایں تنگ است بر سلالہ ہم
بیٹری مردگنہ پیش مردم عالم
ترک خود پرستی گرکے کمی مرے دل را خرم
عاقبت کند تیرہ روز گار و مک ہم
(سرود حسرت زدہ پاندگاری)

بالے پن کا بیاہ اور سلطن آرا بیگم

(مرسلہ ۔۔۔ اگست ۱۹۲۹ء)

یہ کتنا صحیح نہیں کہ صاحب کیا کریں بچے بالغ نہیں ہونے پاتے کہ لوگ بیاہ شادی کر دیتے ہیں نسل کمزور پیدا ہوتی ہے۔ جوانی اور جلدی سے ڈھل جاتی ہے۔ بچے مبت سے نکل پڑتے ہیں ماں باپ کو پانے کا طریقہ نہیں معلوم۔ اسکے علاوہ موافقت آپس میں نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ شریعت نے اسکی روک تمام کر دی ہے۔ نکاح بیاہ میں بلوغ کے ساتھ رُشد بھی شرط ہے رشد نہ ہو تو نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ رُشد سے مطلب یہ ہے کہ اچھے بُرے کی تمیز آجائے بلوغ کے قبل اگر لڑکی سے اس کا شوہر ہولے اور اعضا بے ٹھکانے ہوجائیں تو پھر وہ لڑکی شوہر پر عمر بھر کے لیے حرام ہوجاتی ہے اسے شرعی اصطلاح میں افضاء کہتے ہیں اور عمر بھر کا روٹی کپڑا بھی شکنی ہوں کے شوہر کو دینا پڑتا ہے۔ یہ ظلم ہے اور کوئی ظلم ایسا نہیں جس کا قصاص نہ مقرر کیا گیا ہو۔ اس قسم کے ظلم کے لیے یہ ضروری نہیں کہ نکاح بیاہ ہوجائے جب ہی ایسا ہو ایسے گروہ سے بیبیدہ ہزاروں موجود ہیں جو روپیہ لیکر نابالغ لڑکیوں کو خراب کراتے ہیں۔ پھر بعض بعض ہزاروں مقدمے اس قسم کے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ظلم کا دروازہ کسی کے بند کیے بند نہیں ہو سکتا۔ کا قانون فعل صادر ہوجانے کے بعد صرف سزا دیتا ہے کوئی قانون ایسا نہیں جو خرابیوں کو نیست و نابود کر دے۔ یہ کام پند و نصیحت تعلیم کا ہے قانون کا نہیں ہے۔ نکاح ہوجانے کے بعد اگر شوہر کی زبردستی سے کوئی ضرر لڑکی کو پہنچ جائے تو اسکا قصاص لیا جاسکتا ہے پھر کسی نئے قانون کی ضرورت ہی کیا ہے جو خواہ مخواہ ماں باپ کے قدرتی حقوق اور اختیارات میں دخل دیتے ہو۔ وہ شریعت میں ایک قسم نکاح کی نکاح فضولی ہے جو دولہا دلہن دونوں کے جوان ہونے پر صرف اذن پر جب آپس میں نباہ نہ ہو سکے دلہن اگر چاہے تو نکاح میں باطل کرے لا نیفا اختیار بغیر طلاق کے بجے حاصل ہوگا۔ نابالغ لڑکی کی طرف سے ماں باپ بھی یہی شرط لگا سکتے ہیں۔ یہ ایک آسان طریقہ ہے نا چاقی کے ضرر سے بچنے کا۔ ہے جہاں ایسی آسانی شریعت موجود ہے وہاں باپ ماں پر خواہ مخواہ کی قید پر لگانے کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ باپ قدرتی ولی ہے فرض کرو کہ وہ مالدار ہے بیماری کی وجہ سے اپنی نابالغ بچی کے بارے میں ہراساں ہے وہ کوئی اچھا لڑکا تجویز کرتا ہے اور لڑکے کے باپ سے کہتا ہے کہ میری زندگی کا بھروسا نہیں معلوم نہیں کب مرجاؤں تم اپنے لڑکے کی شادی اس لڑکی سے کرلو اسکی جائداد کا بندوبست کرتا اور جب یہ بالغ ہوجائے تو اسکی جائداد اسے حوالے کر دینا۔ وہ قبول کرتا ہے وہ جائداد کا اچھے سے معقول انتظام کرنے پر مجبور ہے کہ بلکہ اس کے لڑکے کو اپنے کی بچی کی تعلیم و تربیت میں اس وجہ سے زیادہ کوشش کرے گا کہ وہ اس کا بچہ ہے۔ بہو کی نگرانی اور دیکھ بھال اس وجہ سے کرے گا کہ وہ اسکے لڑکے کی ہم پہلو بننے والی ہے۔ کیا یہ قانون جواب پاس کیا گیا اس قسم کے انتظام کو ایک جرم نہیں قرار دیتا؟ کیا بغیر شادی بیاہ کے اس طرح کا اطمینان ممکن ہے؟ کیا شادی کو کوئی ایسا جرم ہو گئی کہ اسپر شریفوں کی تنبیہیں کسی جائیں پھر یا وجہ بے سبب حکومت کو کیا ہوتی ہے ان اختیارات میں دخل دینے والی ہوا ہی ہے ایسا بے اصل قانون

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت دیوانی منصفی بگرام مقام بگرام ضلع ہردوئی

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۲۹ء

سورج نرائن ولد ۔۔۔ قوم کھتری ساکن قصبہ بگرام ۔۔۔ مدعی

بنام

سید احمد علی ولد سید محمد علی ۔۔۔ سید منظور علی قوم سید ساکن قصبہ بگرام ۔۔۔ مدعا علیہم

[illegible]

[illegible] ۔۔۔ ۱۹۲۹ء [illegible] عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

[illegible]

[illegible]

بنا دیا۔

ہندستان کے یہاں ضرورت ایسے قانون کی تھی مگر لوگوں نے بھی حماقت کی جراءت تعزیرات ہند کا ایک جزو قرار دیا۔ ہندوؤں میں زنانی تعلیم ترقی پر ہے عورتوں کے اختیارات گھروں میں خود بخود بڑھ رہے ہیں۔ یہ واقعات ٹوٹتے جاتے ہیں کہ کم سنی میں شادی ہوئی نفاق ہوا جو تا چلا مگر اس قسم کی اتفاقی باتیں اب سننے میں نہیں آتیں کہ بیس برس کی عورت کی شادی تین برس کے لڑکے سے کر دی گئی۔ اور دولھن کو پرگیت گانا پڑا ت

اے پھنا تو را لالہ سے مجھ ذریا بن سوئے دیر سکا اٹھی ۔ مائی باپ کی لاج رکھو نہیں چھوڑ کے آنچل پوتیوں جاتی یہ خبریں بھی شاذ و نادر سُنی جاتی ہیں کہ تین برس کی دولھن اور ساٹھ سال کا نانا نما دولھا کے برابر دولھا ہو۔ پڑھی لکھی لڑکیاں اپنے بیاہ کے بارے میں دخل بھی دینے لگی ہیں۔ وہ اگلا سا زمانہ اب نہیں کہ لڑکی ہوئے تو ٹینٹوا دبا دیا جائے۔ اسکولوں میں پڑھنے اور پردے کا رواج اُٹھ جانے سے سو میں پچاس ایسی شادیاں ہوتی ہیں جنہیں دولھا دولھن ایک دوسرے سے بات چیت کر چکے ہوتے ہیں۔ ایسی مصلحتی شادیاں جنگی مثال میں اور پردے کی صندقچیوں میں بھی ہوتی ہیں۔ قانون کی زنجیر سے ہاتھ جکڑ جانے کے بعد ان پر اس کا اثر ہوئے۔ اور پولیس کے ہاتھ ایک رعونت ذلت کا نیا آلہ آگیا۔ ہر ایک ایسی شادی روکی جا سکتی ہے جو اس قانون کے مطابق نہ ہو۔ شادی ہو جائے وہ قانون کے رو سے مشکوک بھی ہو جو سیر بھی گھر بیچ حل سکتی ہے اور

کوئی اس سے بچنے کا ذریعہ نہیں۔

شہروں میں تو خیر۔ دیہاتوں میں دیکھیے کہ شادی بیاہ میں سرکاری خدائی فوجدار کیسی کیسی بحثیں نکالتے اور کیسا ناطقہ تنگ کرتے ہیں۔ آج شادی بیاہ ہوا آج جان سے زرّل دیکھیے کہ عورت بھی دو بھر ہو جائے گی

....

آئندہ خط میں ارادہ ہے کہ اس قانون کے ہر پہلو پر تفصیل کے ساتھ لکھوں۔ مگر کوڑا نجار بے طرح جان کے پیچھے پڑا ہے۔

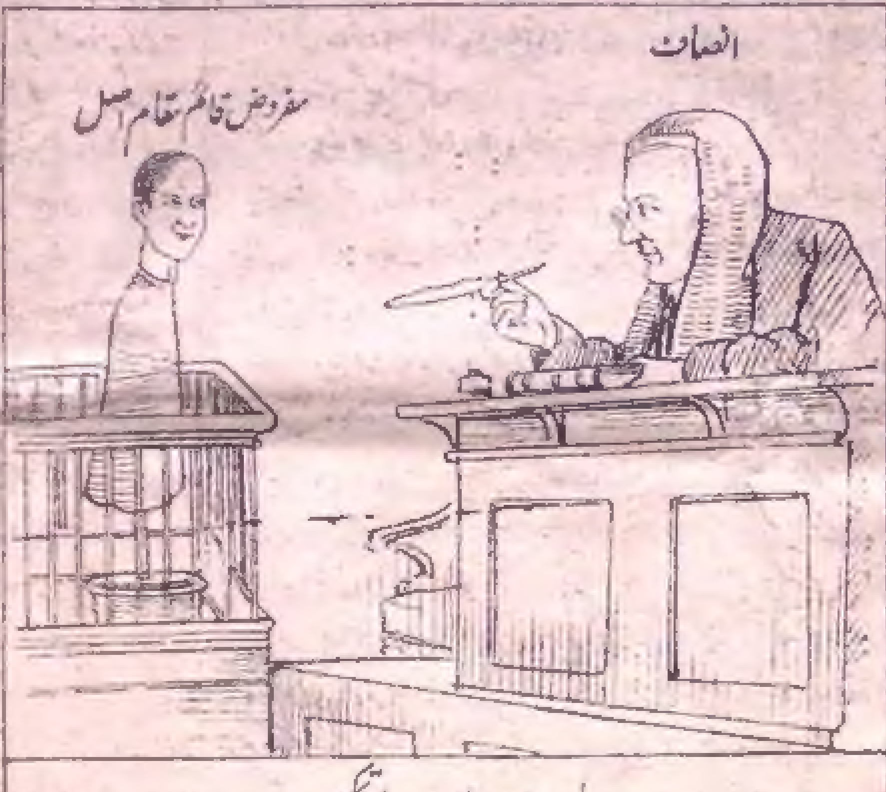
راقم ———— منشی آرا بیگم

ادبی خطوط غالب

یہ ایک مجموعہ ہے مرزا اسد اللہ خاں غالب کے اُن اُردو خطوط کا جن میں مرحوم نے ادبی نکات و غوامض حل کیے ہیں۔ غالب مرحوم نے اُردو کی نظم و نثر میں ایک نیا طرز اختراع کیا۔ نظم میں زیادہ شہرت حاصل نہیں ہوئی لیکن اُن کی اُردو نثر ایسی مزیدار اور دلچسپ ہے کہ خواہ مخواہ اجنبی آشنا کے دل میں بھی اُردو کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جناب مرزا محمد عسکری صاحب بی اے نے اس مجموعہ میں اُنہیں خطوط کا انتخاب کیا ہے جن میں فارسی یا اُردو کے الفاظ کی تحقیق سے غالب نے بحث کی ہے یا مستفید کیا ہے۔ یہ نہایت مفید کام ہے۔ فصیح الفاظ پر اطلاع ہونے کے علاوہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آج کل ہر ذی علم بحث کیے مغلق ہونے کا مدعی ہے ایسے لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یوں محنت کرتے ہیں اور ایک ایک لفظ یا محاورہ کی یوں تحقیق کرتے ہیں یہ کتاب ضرور اس قابل ہے کہ اُردو کے نصاب میں داخل کی جائے شاگرد اور استاد دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

ابتداء کتاب میں بطور تمہید چند تحریروں کا اقتباس ایسی خوبی سے کیا ہے کہ مرزا غالب کے نفس عادات اور اخلاق کی تصویر کھینچ دی ہے ان میں بعض تحریریں منقولا اور پرانے طرز کی بھی ہیں۔

آخر میں مکتوب الیہم یا مکتوب الیہم کے حالات بھی جمع کر دیے ہیں۔ فی الحقیقت سخت محنت کی ہے جو لوگ بزرگوں کا نام زندہ رکھنا چاہتے ہیں اُنہیں جناب مرزا محمد عسکری صاحب بی اے سے سبق لینا چاہیے کتاب خوشخط اور تازی ہے لکھائی چھپائی کاغذ کے اعتبار سے بھی ممتاز ہے۔ دو روپیہ قیمت کچھ بیجا نہیں۔ تسنیم صاحب مرزا محمد عسکری لکھنؤ فرنگی محل سے یہ دستیاب ہوگی۔



پاسے چوہیں بے نکیں

یہ تم نہیں ہو تو نہ سہی۔ ہم فرض کیے لیتے ہیں کہ تم ہو۔

جدید اللغات

"ہمارے دوست مرزا طوسی صاحب نے ایک لغات کی کتاب تیار کی ہے۔ اودھ پنچ یہ بہ ترتیب سلسلہ چھاپنا پسند کرتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے امید ہے کہ کتاب لغات ذلالت سے خالی ہوگی فقط" خاکسار ایڈیٹر۔

ردیف الف

آ۔ کبوتروں کے بیچ کر علم مجلد ہم ہوجو بچوں کو کرتے ہیں۔

آب حیوۃ۔ حضرت خضر کی جیسکی معشوقوں کا پرنٹ شدہ ساقی کمی سوئی دعات کا جی۔ سکندر کی چڑھی امرت دھارا۔ اتیانوسی شاعروں کی اصطلاح میں ایک گرانبہا جنس جو اب مغرب کی عام گزرگاہ ہوٹلوں کے اور بازاروں میں کوڑی مول بکتی ہے۔

آبرو۔ نامی کی زندگی کی دربانداری۔ حکام کی خدمت میں باریابی۔ صاحب بہادر سے مصافحہ۔ دل کھا جاب اسکی علامت۔

آزادی۔ مشرقی دنیا جنس نایاب۔

مسہ ہمت آزاد ہی مردم کجہ ہست
کیں مراد ست کہ بہمت کس ہم ہست

دشمن ہند وارث ہند جو باعث دنائی بیماری۔ آدمیت شوہر کشی۔ ضد اسکی مذہب ہے۔ مسکن اس کا ممنونہ اس پار ولایت۔ رنگ گورا اور غیر مستقل یعنی گرم ہوا سے فوراً کمہلا جاتا ہے۔

ابرو۔ آلۂ ذبح آرزوئے عاشق۔ دریائے چشم کا آہنی پل۔

آنکھ۔ وہ نعمت جس سے ہندوستانیوں کی عقل محروم ہے۔

ابن۔ رشک چہرہ زلف زیبائے مادر۔ نتیجۂ شناعت اعمال۔ دشمن آسائش باپ کا رقیب حقیقی۔ دلیل حماقت ہمیشہ والدین۔

ابلیس۔ دنیا کی چہل پہل۔ شرارت کا باوا آدم۔ جلیس بنی آدم فن پالیٹکس کا موجد اعظم۔ یورپ کا استاد مکرم۔ حکومت وقت کا اتالیق۔ مہرولی دنیا کا رئیس شفیق۔ استد میاں کا بے تھابیل۔ رنڈیوں اور دلیلوں کا مشیر با تدبیر۔ گرنامکمل کی کا فرزند

ارضیہ یا خاک رحقیقی۔

آپا دھاپی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ۔ بلکہ یورپ کو بھی، اصطلاحاً اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔

اپاہج۔ ذکری غلام ہندوستانی۔ غیر کے مصنوعات کے قدردان۔ مونٹ سنٹ ہے بیمار۔

اپ ٹوڈیٹ۔ انگریزی لفظ ہے اردو میں ایسے خوش وضع شخص کو کہتے ہیں جو اپنی قدیم خوبیوں کا دشمن دوسروں کی برائیوں کا فدائی ہو۔

اتفاق۔ جنس ناکارہ خریدار شیوۂ دشمنان ہند۔ مسلمانوں کے نزدیک قابل نفرت چیز ہے۔

اتمام حجت۔ گیند بھیکی۔

آثار۔ پیٹ پھولنا۔ چوری سے اگلے خزانے۔

اجابت۔ فعل دوائے سہل۔

اجل۔ حاکم عادل۔ وہ حاکم جابر۔ خوشنصیبی ہے۔

اجماع۔ طبعی کمزوری کا اظہار۔

احتلام۔ ناداروں کی خوبی قسمت۔

اخلاق حسنہ۔ دام شکاری۔

اخلاص۔ مرنجاں مرنج وشے ہے۔ کبھی کبھی میاں بی بی یا دوستوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر یہ قابل تر فقرہ

اخبار۔ خبر کی جمع ہے اصطلاحاً کاغذ اخبار کو اخبار کہتے ہیں۔ خدائی فوجدار اسکا دوسرا نام ہے۔ دو قوموں کے آپس میں جوتی چلوانا اسکا خوشگوار فرض ہے۔ جھوٹ بولتے ہیں جو زیادہ مشاق ہو وہی اچھا اخبار ہے۔

اختیار۔ زبردستی۔

ادب۔ بیرسٹری اور بی اے پاس کرنے کے بعد جو چیز جاتی رہتی ہے اُس کا نام ادب ہے۔ نیسمی نماز ماں باپ جنکی اولاد اعلیٰ تعلیم پاچکی ہے اسکے کوڑے یا ادبار۔ مسلمانوں کی یار فادار۔

آدمی۔ بہت ہیں البتہ آدمیت کی کمی ہے۔ دنیا میں جتنی شوہر بھی آیا ہے۔ آقا اپنے نوکر کو بھی کہتے ہیں۔ آدمی کبھی آدمی نہیں ہوتا۔

اذان۔ مخل آرام عشاق بجنٹین کے اعتبار سے ایک نامہذب حرکت۔ اپنا فساد۔ مذہبی کونگ کا باجا کا ڈھنڈورا۔

آرام۔ افیونیوں کا حق۔ چکاروں کی عادت طبعی۔

ہندوستانیوں کا دوا کی عیب لیکن ضرور۔

اردو۔ وزارت مُردہ۔ کنیز ہر عام وخاص جسکا ربط کی مستوجب۔ انگریزی جاننے والے کی نزدیک معتوب۔ انگریزی نہ جاننے والوں کا سرمایۂ علم۔ ذریعۂ معیشت کا

ارکھاڑہ۔ جدید آلۂ زندگی کشی۔

آرزو۔ وہم بے معنی۔

آزاد۔ آمادہ بہ اسیری۔

ازدواج۔ محل بنیاد وہم شماری۔ آنا وزارت خانہ سورث جبرلی مغرور اور اولوالعزمی۔ ایک مرغوب مرد حماقت عادت البلوی۔ سفاہت آرائی۔ غیر منفوط خط غلامی۔ قفل جیر کسر نظر۔ عیش شہر ہلال دہر۔ غم زدوا۔ غم زدا۔ گرو جداں ہنسا۔ غش جائز۔

اُستاد۔ بلغت قدیم پر مستوی۔ بلغت جدید بر مشق بے تمیزی چالاک۔ گیادر۔ کائیاں۔ اگر سادگی باقی ہو تو بڈھا۔

آسمان۔ اعتراض کرنا۔

آسانی۔ کاہلی کا حاصل۔

استغنا۔ بیچارگی کی انتہا۔

استغفار۔ ارادہ توبہ شکنی بہانۂ پشیمانی۔

استنجا۔ سڑک پر کھڑے ہوکے پیشاب میں تے کی مینڈ کی چھڑکانا۔

اسراف۔ خبر گیری خویشان نادار۔ ایسی خیرات جو شہرت سے خالی ہو۔

اسقاط۔ اکثر حمل کے ساتھ آتا ہے۔ چوری کی مٹھائی کا زہر ہے۔ اگر چھپ جائے تو گناہ بے پاداش ہے۔ نہ چھپے تو دعوت پولیس کے لیے چھچھا آتش ہے۔

اسلام۔ روزی کا ٹھیکا۔ تختۂ مشق مبتلائے آزار پہلوانان پالیٹکس۔ ال دنیا۔ ایک نہایت عالی تبدل قانون۔ وہ چیز جسے اگلے نہیں سمجھے تھے کہ انگریزی سے نادواقف تھے۔ ڈاکٹر سرخے کی چڑھی۔

اشتہار۔ مہذب ڈکیتی۔ اخباری کا قدروں کی جان ناہمروں کی بنیادی اینٹ۔ اور اب تو حیا بھی گری اور بیجوڑائی کے مصرف میں بھی آتا ہے۔ اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننے کا وسیلہ لطف یہ کہ ہندوستانی عیب ہے مگر مشتہرین مضائقہ نہ دارد۔



(ایک متوقع رخصتی منظر)

لو یہ بے ضرر استرا لو اور اگر یہ کاٹنے لگے تو اینجانب کا شکریہ ادا کرنا، مونڈو اور مونڈواؤ۔


مگر نسیم تو وقت صبح بر چمن بگذشت
کہ گل ز بوے تو بر تن چو صبح جامہ درید
بیشک ہر محبوب مطلوب اپنے جسم کو ایسا ہی معطر کر سکتا
ہے بشرطیکہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر
چوک لکھنؤ سے عطر طلب کرے ۔

خالی کر دیا گیا ہو کہ یہ مقام صدر ہو جانے کی صلاحیت بہ نسبت دیگر مقامات کے زیادہ رکھتا ہے یہی وہ مقام ہے جس نے امیر امان اللہ خاں کو بے قابو کر دیا تھا۔ تاریخ کہتی ہے کہ شہر کابل پر ہر ایک حملہ آور فتحیاب ہوا خواہ وہ ایرانی ہو یا ہندی۔ شہر کابل صدر مقام ہونے کے قابل نہیں۔

خیر جنرل نادر خاں عقل کی خدمت انجام دیں یا والئی شہر کابل بن جائیں لیکن ان سے کوئی طاقت سے اصرار کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اب تو وہ فاتح کی حیثیت رکھتے ہیں فتح کے بعد کوئی حکومت مفلس نہیں رہتی۔ نادر خاں جو اگر زندہ میں اگر دو چار ہزار روپیہ جمع بھی ہو گیا تو کیا۔ بال اکھاڑنے سے کہیں مردہ ہلکا ہوتا ہے۔ سنتے ہیں کہ ابھی آٹھ نو سو روپیہ اس فنڈ میں جمع ہو چکا ہے اس رقم کے جمع کرنے میں بھی کچھ صرف ہوا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ لڈوؤں کی سی بات ہو۔ ایک آقا نے لازم کو پیسے دیئے کہ لڈو لاؤ اور سے [illegible] تھا متعلق اٹھنے دو پیسے کے [illegible] حساب ہے۔ اور دل میں حساب کرنے :۔

(دیکھو کمتور) دو لڈو ملنے چاہئیں آخر ہیں جو آقا نے بھیجے تھے بات ضائع کرتا ہوں تو سنئے! یہ تو یہ امر ہے۔ سب ہی سودے سلف میں اپنا حق نکالتے ہیں۔ اچھا تو دو لڈو میں کھائے لیتا ہوں صاحب رہے چار۔ فرض کرو کہ جلدی میں ایک لڈو گر پڑا مٹی میں تھوک گیا یہ دسترخوان پر جانے کے قابل نہیں۔ رہ گئے تین۔ میاں جو چیز کھاتے ہیں خدمتگار کا حق چھوڑ دیتے ہیں۔ ان تین لڈوؤں میں سے ایک تو ضرور چھوڑ دیں گے۔ بس دو باقی بچے۔ دو لڈو بیچاروں کا [illegible] خفا ہو کے پھینک دیں گے۔ ! میری محنت اور ان کی قیمت ضائع ہو گی۔ نمک حلالی سے بعید ہے کہ آقا کا مال یوں تلف ہو۔ بس یہ دونوں بھی میرا حصہ ہیں"

لڈو گئے خادم صاحب کے پیٹ میں۔ اب جو ہاتھ ہلاتے آقا کے سامنے پہنچے تو انھوں نے لڈو مانگے انھوں نے حساب سمجھایا اور کہنے لگے آپ لڈو کیا مانگتے ہیں حساب سن لیجئے۔ حساب کی بنا منطق پر قائم تھی لہٰذا آقا منہ تکتے رہ گئے کوئی دلیل مسکت موجود نہ تھی۔

جیب [illegible] کے فنڈ کے خلاف کوئی شرعی دلیل موجود ہو تو جنرل نادر خاں کے استیصال کی خوبیہ یہ خانہ جنگیاں ہیں۔ جہاں بیٹھ کے ایک کو سالی دوسرے کو بہ ہائی [illegible] ہمدردی کا حق ادا کرتے ہیں۔

تصحیح

گزشتہ نمبر میں بجواب مولوی ظفر الملک صاحب جو میر انیس مرحوم کی ایک بیت لکھی گئی ہے اس میں ہر ایک کی آنکھ کی جگہ ہر اک کی چشم پڑھنا چاہیے۔ پورا بند یہ ہے جلد چہارم مراثی میر انیس صفحہ ۳۰۷ مطلع ہے جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے۔ مطبوعہ نولکشور پریس کانپور ؎

ناگاہ چرخ پر خط ابیض ہوا عیاں
تشریف جانماز پہ لائے شہ زماں
سجادے بچھ گئے عقب شاہ انس و جاں
صوت حسن سے اکبر مہرو نے دی اذاں
ہر اک کی چشم آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی
گویا صدا رسول کی کانوں میں آ گئی

[illegible] ورکرز یونین کا پانچواں اجلاس لکھنؤ میں بصدارت سر [illegible] محمد خاں شیروانی ایم۔ ایل۔ اے بتاریخ ۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء بمقام [illegible] ہال [illegible] منعقد ہوگا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۹ بجے دن سے جلوس استقبال جناب صدر
۴ بجے سے کانفرنس کا اجلاس
۳۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۱۰ بجے سے ۷ بجے شام تک کارروائی جلسہ
۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک کارروائی جلسہ

محمد معین الدین انصاری بیرسٹر ایٹ لا
نائب صدر یونین و
نائب صدر مجلس استقبالیہ کمیٹی

مرتے ہم تو جاودانی تیری
کچھ نہ ٹھہرے نگاہ میں تیری

سردار عبد الحکیم خاں سابق وکیل التجارۃ افغانستان کے پاس تیس چالیس لاکھ روپیہ سلطنت افغانستان کا امانت کے طور پر ہے آپ جانتے ہیں جسکے پاس روپیہ ہوتا ہے اسکی خوشامد سب ہی کرتے ہیں یہ روپیہ امان اللہ خاں مرحوم نے جب وہ بادشاہ تھے [illegible] کابل تھے سردار صاحب کے سپرد کیا تھا۔ امان اللہ خاں جب تخت و تاج کی دولت سے محروم ہوئے تب بھی سردار صاحب نے انھیں امانت واپس نہیں کی۔ پھر جس وقت امیر حبیب اللہ غازی [illegible] روپیہ انکا قرآن کو بھی سردار صاحب نے ٹھکرا دیا۔ خدا جانے کیا جادو [illegible] نادر خاں صاحب کو ایک قلیل مقدار زر [illegible] فرمائی۔ یہ مقدار اتنی قلیل تھی کہ [illegible] کے مساوی بھی نہ تھی مگر حضرت نادر خاں صاحب اور ان کے [illegible] بھائی نے خداداد [illegible] کا مرتبہ عنایت کیا اور [illegible] لگے کہ بس اب نادر خاں کو بچہ سقہ کی ادنیٰ [illegible] سے نجات مل گئی جنرل صاحب گویا مشہور کہانی والی کانی چڑیا ہو گئے جس نے خالی صدف چشم میں ایک موتی رکھ کے اعلان کیا تھا:۔

"ماچہ میرے سوراجہ کے نہیں"

لاڈلا کا تقاضا برابر جاری رہا خوشامد ہوتی رہی مگر پھر سردار صاحب کا دل نہ پسیجا اب نادر خاں صاحب بقول خود فاتح کابل ہیں ایک جھوٹ موٹ کی [illegible] نے انھیں مجبور کیا کہ آپ ہی تخت پر بیٹھیے۔ امان اللہ تاج و تخت کا اہل نہیں۔ نادر خاں صاحب کرتے ہی کیا دست تنگ آمد و تخت آمد۔ کڑوی دوا کا گھونٹ پینا پڑا۔ تخت پر بیٹھتے ہی [illegible] وزارت پہلے ہی سے مرتب تھی۔ باضابطہ بادشاہ ہونے کے بعد پھر سردار صاحب کی خدمت میں عرضی لکھی۔ کمترین [illegible] فرماں روائے کابل ہو گیا اب تو اس نامراد پر نگاہ لطف و عطا فرمائیے۔ سردار صاحب نے کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں انھوں نے عرضی پر دستخط فرما دیے کہ تم پر نمک حرام تمہاری وزارت ہے جعلی۔ تمہارا قبضہ ہے عارضی [illegible] آگ لینے گئے اور بن بیٹھے بادشاہ نہیں

اپنے حلف کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔ سر فراز سوالی نامام اب کہتے ہو ملن والملک ایہام کچھ نہیں! یہ سب روپیہ اینٹھنے کی گھاتیں ہیں۔ چلو ہوا کھاؤ۔ جن لوگوں کے بارے میں تم دعوے کرتے ہو کہ یہ بیرے حاجتیں ہیں وہی تو ہیں جنھوں نے حامی ملت اسلامیہ کا لقب امیر حبیب اللہ خاں سقائی کو دیا تھا۔

بہرحال ہمارے نادر خاں کسی طرح سردار صاحب کی نگاہ میں نہیں ٹھہرتے مناسب ہوگا کہ مالکان جرائد نادریہ کا ایک وفد سردار صاحب کی خدمت میں جائے اُنھیں اونچ نیچ سمجھائے روغن قاز مل کے مبلغ علیہ السلام بھجوانے کی سعی فرمائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس چیں بہ چیں میں انقلاب تازہ رونما ہو۔ یا حیلہ سردار صاحب کے ہاتھ آ جائے۔

بیزاری از پدر محقق و پیوستگی بہ پدر نا تحقیق

اب ڈارون صاحب کے اس نظریہ پر اعتراض پڑھتا جاتا ہے کہ انسان اول بندر کی مسخ شدہ یادگار کا نام ہے۔ لاہور کا ایک اخبار روی بہ عبارت ناقل ہے کہ امریکہ کی ریاست مسوری میں ایک سرکس والے نے اپنے پدر مکرم حضرت میموں کو کسی ضرورت سے مہاجن کے یہاں رہن کر دیا۔ ان کا اسم گرامی "نپولین" ہے۔ یہ خاصے جنٹلمین ہیں عمدہ سگار پیتے ہیں کھانے کی فہرست پڑھ لیتے ہیں اور فہرست میں اپنی پسند کے کھانوں پر نشان لگاتے ہیں چائے نوش فرماتے ہیں۔ میز کرسی استعمال کرتے ہیں۔ کوٹ پہنتے ہیں کھڑے ہو کے چلتے ہیں یعنی مستقیم القامت ہیں۔ انکی متانت و ذہانت پرنس بسمارک سے کسی طرح کم نہیں۔ قرض خواہ کا قرض واجب الادا تھا جناب نپولین پر جو کہ مکفول تھے ڈگری قرقی جاری کروا لی۔ جب وارنٹ لیکے پہنچا سرکس والے نے عذر کیا کہ نپولین حیوان مطلق نہیں حیوان ناطق ہے اسکی خرید و فروخت ناجائز ہے۔ اسپر جھگڑا بڑھا۔ مالک نے انسانی عادات اور معمولی حرکات کا نمونہ دکھایا مگر سرکاری [illegible]!

قرضخواہ اور کچہری کا پیادہ دونوں نپولین کی طرف بڑھے اور اُن پر بالجبر قبضہ کرنا چاہا۔ آپ جانیے ایک جنٹلمین اور جنٹلمین بھی کون جو ادب و سائنس باپ کا قائم مقام ہو لیں پر ان ناخلف کی گستاخی کسطرح گوارا کرتا۔ دفعۃً تنبیہ اور گوشمالی کی غرض سے حضرت نپولین اٹھے اور دونوں کو نیچا دکھا دیا۔ بھئی سچ ہے باپ پھر باپ ہے۔ اب کچہری پر توہین کا مقدمہ چلا۔ ایک وکیل باپ کی طرف سے پیروکار ہے دوسرا بیٹوں کا طرفدار ہے حاکم صاحب نے قانون کی آڑ لی کہ معاملہ جب ایک مرتبہ بطور ایک حیوان کے نپولین کو رہن رکھ چکا تو اب اقرار کے بعد انکار کوئی چیز نہیں۔ مگر وکیل صاحب اپیل کرنے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مقدمہ نے دل لگی نہیں جسٹس صاحب گھاس کھا گئے ہیں بندہ ثابت کر دیگا کہ ڈارون صاحب کا تجویز کیا ہوا باپ ہی اصلی باپ ہے اور نپولین صحیح معانی میں بنی نوع انسان کا جد اعلیٰ ہے حیوانات میں داخل نہیں۔ کوئی شخص اگر کسی چیز رہن کر دے جس کے رہن کا حق اسے حاصل نہ ہو تو وہ معاملت ناجائز ہوگی جسٹس صاحب کو اپنی انسانیت کا امتحان نپولین کے مقابلے میں دینا ہوگا اگر نپولین اوصاف انسانیت میں اُن سے بہتر ثابت ہو تو ہم سچے ورنہ وہ ؎

ایں چہ شوریست کہ در دور قمری بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شری بینم
دختراں را ہمہ جنگ است و جدل با مادر
پسراں را ہمہ بدخواہ پدری بینم

تعجب ہے کہ جسٹس موں صاحب جنکا اسم مبارک غالباً "میموں" ہے یوں سر کچہری اپنے ناخلف ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ امریکا میں "بے" کی مخالفت ہے "ے" کا سقوط اُسی طرح عمل میں آیا ہے جسطرح انسان اول کی دُم کثرت استعمال سے مفقود ہوئی [illegible] در اصل میموں بو [illegible] "ارذل" کے تفعیل آ جنہیں ساقط شدہ "موں" گر دیتے۔

یہی اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں بھی کہیں بندر [illegible] انھیں [illegible] دکھا کر [illegible]

کبھی کبھی یہ مال پدر مرتہن کے ذریعے سے دوسرے کی طرف منتقل بھی ہو جاتا ہے۔ یہ یہاں بھی وراثت کا مسئلہ چھڑ گیا اور ناز بجیت نے [illegible] مالک کی تقلید کی۔ ایسی معاملت پر خط تنسیخ کھینچا تو مشکل ہوگی۔ قطع نظر از تنسیخ معاملت قانون میراث کا باپ منقولہ کا وارث ہے۔ ورثہ شمنوں کے حوالے ہو جائیگا بیٹے سے شفقت کی امید نہیں [illegible] وہ زور رہا جسکی کہ ہندوستان کیا بچ بچ میمونستان ہو جائیگا۔ ایک یورپین سلطنت نے کچھ عورتیں اور کچھ مرد افریقہ میں بھیجے ہیں کہ پنچ نر و مادہ کا جوڑا نپولین کی برادری سے لگا کے نرالا بابا آدم پیدا کریں جو ایک مرتبہ اتفاقاً پیدا ہوا اور اپنی برادری سے جو شکل انسانی قبول نہ کرنے کا صدمہ گیا۔

الغرض وہ دن دور نہیں جب انسانی مشکلات کا ایک شریک غالب پیدا ہو جائے اور جن یورپین طاقتوں نے آج حقوق انسانیت کا دودھ پیا ہو اپنے نام لکھ لیا ہے اُنھیں کم از کم افریقہ سے دست بردار ہونا پڑے جہاں نرالے "آدم" کا اصلی مولد ہے تو پیر و شیر کی آمیزش یک نیا رنگ ضرور لائے گی۔ امیدوار بود و باشد۔

الحذر اے بنی آدم الحذر

اطلاع

چونکہ گزشتہ ناغہ شدہ نمبروں کا گھاٹا بتقدیر الٰہی کسی طرح مندمل نہ ہو سکا اڈیٹر۔ کاتب معذور۔ منیجر ابھی تک بیماری کی آغوش میں مبتلا ہیں لہذا آئندہ نمبروں کی تاریخ اشاعت بدل دی جائیگی۔ خریداروں اور مشتہرین دینے والوں کی میعاد خریداری و اشتہار آگے بڑھا دینے سے معاملت کی درستی ہو جائیگی

خاکسار منیجر اودھ پنچ
۲۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء

ضعیفی دُور کرنے کی تدابیر

[illegible] ضعیفی دُور کرنے کی تدابیر کامل طور پر [illegible] اعضا کو حرکت دینے [illegible] دیگر بیماریوں کا اندیشہ نہ رہے گا۔ اعضا کو کس طرح حرکت [illegible] کے واسطے کتاب میں [illegible] کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں [illegible] زیادہ تر بیماریوں کے واسطے مفید ہے [illegible] دور کرنے کا موقعہ [illegible] کی وجہ سے [illegible] بواسیر اور دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں [illegible] مطابق عمل کرکے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں [illegible] کو دیکھتے ہوئے ہم نے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] تاکہ ہر طور پر لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسینہ ٹریڈنگ کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] عالم [illegible] کے استعمال سے قبض، بد ہضمی، خون اور مادہ تولید کی خرابی، بواسیر، بدخوابی اور دیگر امراض مخصوصہ کا دور ہونا [illegible] ضرور [illegible] قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ [illegible]

المشتہر [illegible] شاستری [illegible]

[illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] سے کم پرچہ کی [illegible] ہوگی۔

(۳) [illegible] فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) علاوہ [illegible] کے [illegible] بذریعہ [illegible] جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] اور [illegible] صاحبوں کے [illegible] کی بنا پر صحت سے [illegible] ہیں اور اس عالم یاس میں [illegible] صحت حاصل کرنا [illegible] منصفانہ مشورہ کے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ لکھنؤ کے [illegible] تجربہ کار اور حاذق اطبا کے مشورہ [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آئیے [illegible] دواخانہ معدن الادویہ کی فہرست جو بلا [illegible] فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی [illegible] خط و کتابت بصیغہ راز رہتی ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج ہیوٹ روڈ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۷ و ۱۹۲۸ء

(۱) اردو کو [illegible] کے [illegible] والے [illegible] دینی اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ [illegible] میں محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول۔

(۲) ۱۹۲۸ء کی چند [illegible] جلدیں جو [illegible] لغایت دسمبر ۱۹۲۸ء برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

(۳) جلد ۱۹۲۹ء [illegible] ان نمبروں میں [illegible] کے بہترین نمونہ موجود ہیں [illegible] مضامین کے [illegible] کو جلد طلب فرمایا جائے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم [illegible] عراق عجب دلچسپ نظم ہے۔ ہنسیے اور شاعری کا [illegible] استادی سے کام [illegible] قیمت فی جلد [illegible] ٹکٹ بھیجکر [illegible] وی پی اور منی آرڈر بھیجئے

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] ایک گراموفون کی طرح [illegible] کے [illegible] حرکت کا [illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول کے [illegible] شائع ہو چکے اور بات [illegible] ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے [illegible] سینہ

کو

[illegible] سفینہ بنایا ہے

یعنے

[illegible] کے [illegible] زمانہ حال تک [illegible] اساتذہ فن [illegible] سے نقل کی ہوئی [illegible] کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں [illegible] صاحب کی آخری یادگار [illegible] کی [illegible] اور [illegible] اس کتاب میں [illegible] سے نقل کی گئی ہیں [illegible] اگر آپ [illegible] ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے [illegible] نہایت وضاحت سے [illegible] میں [illegible] ایسی خوبی [illegible] جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] سازنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ [illegible] علاوہ دیگر [illegible] سرمایہ ناز [illegible] آپ کو اس کتاب میں ملے گا [illegible] نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک بڑی محنت سے کام [illegible] کتاب کو ترتیب دیا [illegible] استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible] لیکن جو صاحب آخر دسمبر ۱۹۲۹ء تک [illegible] روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال [illegible] کے [illegible] قیمت کا [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ